التفسیر مجلس تفسیر، کراچی جلد: ۶، شمارہ: ۲۰، اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

(نوٹ)

ارباب فکر و نظر کی جانب سے نسائیات پر لکھے جانے والے مزید تبصرے اور خطوط آئندہ شمارے میں شائع کئے جائیں گے۔

نسائیات

پر اہل فکر و دانش کے تبصرے

جسٹس حاذق الخیری، چیف جسٹس (ریٹائرڈ)

فیڈرل شریعہ کورٹ، اسلام آباد

میری زندگی قانون کی موشگافیاں سلجھاتے اور قانون پڑھاتے ہوئے گزری، عدالتی تجربے کی بنا پر مجھے اسلامی نظریاتی کونسل اور فیڈرل شریعت کورٹ میں لیا گیا۔ میں کسی طرح بھی عالم دین ہونے کا نہ دعویٰ کرتا ہوں نہ ہوں۔ میری ڈاکٹر شکیل اوج سے ملاقات نہیں تھی لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ ایک ممتاز اسکالر اور عالم دین ہیں اور علمی و مذہبی حلقوں میں اُن کی تصانیف کی بڑی پذیرائی ہوئی ہے۔ "نسائیات" ان کی تصنیف ہے، جس میں قرآن کو بنیاد بنا کر خواتین کے معاملات پیش کئے گئے ہیں، مولانا ابوالکلام آزاد نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر رقم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قرآنی احکامات کہیں ابدی ہیں، کہیں وقتی، مشکل یہ ہے کہ ہمارے بعض علماء کچھ قرآنی احکامات کا ذکر کرتے ہوئے احتیاط نہیں برتتے لیکن یہ شعور اور لحاظ پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے جہاں دیگر موضوعات کا ذکر کیا ہے وہاں کھل کر نکاح و طلاق، باندیوں سے نکاح، حلالہ، تفویض طلاق وغیرہ پر قرآنی آیات کی روشنی میں عالمانہ بحث کی ہے جو خاصی توجہ طلب ہے، انہوں نے کھل کر حلالہ کے مروجہ تصورات کو قرآنی آیات کے منافی قرار دیا ہے کیونکہ ایک ایسا معاہدہ جس کا مقصد نکاح نہیں بلکہ طلاق حاصل کرنا ہے نکاح نہیں ہے بلکہ حدود کے زمرے میں آتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے باندیاں رکھنے اور ان سے بغیر نکاح جنسی تعلقات کو بھی جابجا قرآنی حوالوں سے اور اپنے پُر مغز دلائل سے نشانہ بنایا ہے اور ایسا کرنا اسلام کے زریں اصولوں سے متصادم اور کھلم کھلا خلاف قرار دیا ہے۔

جہاں تک تفویض طلاق کا معاملہ ہے ڈاکٹر شکیل اوج کے دلائل خاصے وزنی ہیں لیکن وہ ملک کے قانون کا حصہ ہے اور میرے مطابق وہ اپنی جگہ قائم ہے۔

گو کہ مختلف مسائل ڈاکٹر شکیل اوج کے قلم کی زد میں آئے ہیں لیکن ان کا مقالہ "اہل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح" خاص توجہ کا محتاج ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے قرآن اور تاریخ کے حوالے سے "اہل کتاب" اور "مشرکین" پر بڑی تفصیلی بحث کی جو شاید ایک عام قاری کو چونکا دے اور انہیں ڈاکٹر صاحب کے دلائل اور حوالوں سے دم بخود بھی کر سکتی ہے۔ فی زمانہ یہ مسئلہ خاصا گھمبیر بنتا جا رہا ہے، بے شمار مسلمان عورتوں نے اہل کتاب اور مشرکین سے شادی کی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مسئلہ پر اسکالر اور علماء غور کریں اور اجتہاد ہوتا کہ غلط عقائد کی بیخ کنی یا جنم لیتے خدشات کو ختم کیا جا سکے۔

ڈاکٹر محمد شکیل اوج اس عالمانہ کاوش میں مبارک باد کے مستحق ہیں، میں جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود سابق چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل کی اس تجویز سے متفق ہوں کہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ شائع کیا جائے۔

جسٹس (ریٹائرڈ) حاذق الخیری

جسٹس ایس اے ربانی

جسٹس ریٹائرڈ، فیڈرل شریعہ کورٹ، اسلام آباد

'نسائیات'۔ چند فکری و نظری مباحث' جن مقالات پر مشتمل ہے وہ اپنے موضوعات کے اعتبار سے بہت اہم ہیں۔ ان سب کا تعلق روز مرہ زندگی سے ہے اور مذہبی دائرے میں سماجی زندگی کی اصلاح کیلئے فکر و نظر کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ عام آدمی ان حوالوں سے سوچتا بھی ہے مگر کبھی کبھی مباحث کی پیچیدگی میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے ان مباحث کو اس انداز سے پیش کیا ہے کہ وہ عام فہم آدمی کی سمجھ میں با آسانی آ جائیں۔ اس کتاب کا اسلوب اور سادگی متاثر کن ہے۔ معاشرتی اصلاح کے حوالے سے وہی تحریریں اہم اور کارآمد ہوتی ہیں۔ جن میں بیان صاف اور سادہ ہو۔

ہو سکتا ہے 'نسائیات' کے بعض مضامین پڑھنے والے کے نظریات سے ٹکراتے ہوں لیکن یہ فکری جمود کو توڑنے کا ذریعہ ہوں گے۔ اختلاف کی صورت میں بھی یہ غور و فکر اور تحقیق کی نئی راہیں کھولنے میں معاون ہوں گے۔

ڈاکٹر صاحب کا نکتہ نظر بڑا واضح ہے۔ وہ خالص محقق ہیں۔ معاملات کو جیسا دیکھتے اور سمجھتے ہیں ان کو دو ٹوک انداز میں بیان کر دیتے ہیں۔ ان سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن اس کیلئے خاصی محنت کرنی پڑے گی کیونکہ دلیل کا جواب بغیر دلیل ممکن نہیں اور تحقیق کو تحقیق کی روشنی میں ہی پرکھا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ کوئی پہلا کارنامہ نہیں ہے۔ وہ بڑی فعال شخصیت ہیں۔ تدریسی، انتظامی اور تحقیقی معاملات میں بڑی بھاری ذمہ داریاں آپ نے سنبھالی ہوئی ہیں۔ استاذ الاساتذہ ہیں اور محققین کے نگران بھی۔ ان سب کے باوجود آپ نے اپنے اندر کے طالبعلم کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ آج کل عموماً لوگ تحقیق کی طرف آتے ہی نہیں اور جو آتے بھی ہیں ان میں بہت کم تحقیقی مزاج اور دانشورانہ شعور کے حامل ہیں۔ اس ماحول میں ڈاکٹر شکیل اوج جیسے جوہر قابل کی قدر افزائی ہونا ضروری ہے۔

جسٹس (ریٹائرڈ) ایس۔ اے۔ ربانی

پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی

صدر شعبہ علوم اسلامیہ، ہائی ٹیک یونیورسٹی، ٹیکسلا، ضلع راولپنڈی

باسمہ تعالیٰ

گرامی قدر جناب ڈاکٹر صاحب: سلام مسنون

مزاج گرامی! بہت دن ہوئے آپ کی ارسال کردہ تالیف "نسائیات" موصول ہوئی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ رسیدگی کی فوراً اطلاع کرتا اور پھر مطالعہ شروع کرتا لیکن موضوع کی دل کشی، استدلال کی پختگی اور مباحث کی گونا گونی نے مصروف مطالعہ کر دیا اور شکریہ ادا کرنے کا فریضہ مؤخر ہوتا چلا گیا۔

دل خوش ہوا کہ آپ نے نسائیات سے متعلق مختلف عنوانات کو خوب صورت انداز میں موضوع تحقیق بنایا اور قرآن سے نہ صرف استدلال بلکہ القرآن یفسر بعضها بعضاً کی تطبیق نے کتاب کے استناد کا پایہ بلند سے بلند تر کر دیا۔

تحقیق کی ایک بڑی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اس کے سارے نتائج سے سب کو اتفاق نہیں ہوتا اور اسی سے تحقیق کا عمل مزید آگے بڑھتا ہے اس لیے یہ کہنا کہ اس کے تمام مندرجات سے اتفاق ضروری نہیں تحصیل حاصل ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید علمی اور تحقیقی کاموں کی توفیق ارزاں فرمائے۔ احباب کو تسلیمات

محمد طفیل ہاشمی